السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(ایک عورت فوت ہوگئی۔ اس کے وارث خاوند ماں دو مادری بہنیں دو پدری بھائی دو حقیقی بھائی ہیں۔ ان میں تقسیم کس طرح ہوگی؟ (مولا بخش از امرتسر

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فرائض والے عام طور پر اس کی تقسیم یوں کرتے ہیں۔ کہ خاوند کو نصف ماں کو سدس۔ دو مادری بہنوں کو ثلث باقی ندارد اس کی بناء آیت کلالہ پر ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہے۔ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۔ ١٢ سورة النساء

اصحاب الفرائض بتایئد مفسرین کہتے ہیں۔ کہ اس اخ اور اخت ہے۔ ان سے مادری بہنیں مراد ہیں۔ اس لحاظ سے مادری بہنوں کو زوی الفروض شمار کیا گیا ہے۔ اور حقیقی پدری بھائیوں کو عصبہ اس لئے مادری اولاد مقدم ہوگی۔ مگر ایسا کرنے کےلئے ان کے پاس کوئی آیت یا حدیث نہیں میرے نزدیک تو یہ تقسیم یوں ہونی چاہیے۔ کہ بحکم قرآن شریف خاوند کو نصف ماں کو سدس (چھٹا حصہ) باقی ثلث (بحکم قرآن۔ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ ۔) بہن بھائیوں کا ہے کیوں کہ قرآن مجید میں حرمت کے موقع پر واخواتکم جو آیا ہے۔ اس س بالاتفاق حقیقی پدری اور مادری تینوں قسم کی بہنیں مراد ہیں۔ یہاں بھی وہی لفظ ہے۔ پھر یہ کیوں نہ تینوں قسموں کو شامل ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 577

محدث فتویٰ